146206 - بچے کا پہلا روزہ رکھنے پر جشن منانا

سوال

ہمارے ملك میں رواج ہے كہ جب كسی خاندان والوں كا بچہ یا بچی پہلا روزہ ركھتا ہے تو خاندان والے اس كی مناسبت سے افطاری كی دعوت كرتے ہیں جس میں خاندان كے سب افراد كو مدعو كیا جاتا ہے، اور اسے بچہ كا پہلا روزہ ركھنے كا جشن كے نام سے موسوم كیا جاتا ہے، میں درج ذیل اشیاء معلوم كرنا چاہتا ہوں:

اول:

اس طرح كی دعوت اور تقریب منانے كا شرعی حكم كیا ہے اور اگر اس تقریب كی دعوت كی جائے تو كیا اسے قبول كرتے ہوئے كھانا كھانا جائز ہے ؟

دوم:

كسی معین جگہ پر افطاری كی دعوت كی تقریبات منانے كی سوچ كیسی ہے ؟

سوم:

اكثر مساجد میں ستائیس رمضان كی رات قرآن مجید ختم كیا جاتا اور مساجد میں مٹھائی تقسیم كی جاتی ہے؛ اس كے متعلق اسلامی حكم كیا ہے ؟

اللہ تعالی آپ كی جہود و سعی قبول كرتے ہوئے آپ كو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

بچے یا بچی كے پہلا روزہ ركھنے كی تقریب منانے میں ان شاء اللہ كوئی حرج نہیں، لیكن صرف اسے ایك بار پر ہی منحصر كیا جائے اور ہر برس بار بار نہ منایا جائے، بچے كی اس اطاعت تك پہنچنے كی خوشی منانے میں كوئی حرج نہیں.

اور اسی طرح بچے كو ایسا كرنے پر ابھارنے اور اسے سمجھانے كے لیے بھی اس طرح كرنے میں كوئی حرج نہیں ہے كہ اسے یہ سمجھایا كہ تمہاری زندگی میں روزہ ركھنا ایك عظیم واقعہ ہے جس كی تم ابتدا كر رہے ہو اور ہر برس رمضان كے روزے ركھنا ہیں.

اور یہ ایك ایسی نعمت ہے جس پر اللہ سبحانہ و تعالی کا شکر ادا کرنا چاہیے، بعض اہل علم نے ہر قسم کی خوشی حاصل ہونے کے وقت کھانے کی دعوت پکانے کو مستحب قرار دیا ہے اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ بچے کے قرآن مجید ختم کرنے پر دعوت کی جائے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (89705) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم:

اگر افطاری کی دعوت میں جمع ہونے کا مقصد آپس میں محبت و الفت پیدا کرنا ہو، اور خاص کر جب افطاری کی دعوت میں شامل ہونے والے آپس میں عزیز و اقارت اور رشتہ دار ہوں، یا پھر دور رہنے والے، اور یہ دعوت افطار ان میں ایك دوسرے سے تعلق قائم رکھنے اور آپس میں رحمدلی کرنے پر ابھارتی ہو، اور مسلمان خاندان میں ایك دوسرے کے ساتھ زیادہ ربط پیدا کرنے کا باعث ہو.

یا پھر اس میں مسلمانوں کو کھانا کھلانے اور افطاری کرانے میں معاونت ہوتی ہو، یا اس طرح کے دوسرے صحیح مقاصد ہوں تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ یہ ایك اچھا کام ہے، مقاصد کے اعتبار سے اس میں رغبت دلائی جائے.

لیکن اس میں یہ اعتقاد نہیں رکھنا چاہیے کہ یہ اصل میں سنت ہے، یا اس دعوت میں شامل ہونے والے اسے دوسرے شرعی تہوار کی طرح کوئی تہوار نہ بنا لیں، کہ وہ کسی معین دن یا پھر معین طریقہ پر جمع ہونا شروع ہو جائیں اور یہ خیال کرنے لگیں کہ اسے شریعت میں کوئی خاص فضیلت حاصل ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

مساجد میں اعلان کیا گیا ہے کہ ہر جمعرات کے دن افطاری کا انتظام ہوگا جو بھی افطاری کرنا چاہے وہ مسجد میں آ کر افطاری کر سکتا ہے، اس کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اس اعلان میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ یہ خیر و بھلائی کا اعلان ہے جس کا مقصد نہ تو خرید و فروخت ہے اور نہ ہی کچھ اور، بلکہ حرام تو یہ ہے کہ مساجد میں خرید و فروخت کا اعلان کیا جائے، یا پھر کرایہ وغیرہ کا اعلان جن امور کے لیے مساجد نہیں بنائی گئیں، لیکن خیر و بھلائی اور کھانا کھلانا اور صدقہ میں کوئی حرج نہیں.

رہا یہ مسئلہ کہ آیا یہ اجتماع عبادت کے لیے جمع ہونے کے غیر مشروع اجتماع میں شامل ہوتا ہے یا نہیں، حقیقت میں انہوں نے اجتماعی روزہ رکھنے کا اعلان نہیں کیا، بلکہ انہوں نے تو صرف افطاری کا اعلان کیا ہے، اس میں

کوئی حرج نہیں، واللہ تعالی اعلم " انتہی

سوم:

رمضان المبارک کی ستائیسویں رات آخری عشرہ کی رات ہے، جس میں لیلۃ القدر ہو سکتی ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح فرمان کے مطابق یہی ہے کہ آخری عشرہ میں طاق رات میں ہوتی ہے، لیکن یہ ہے کہ لیلۃ القدر متعین نہیں کی گئی کہ یہ ستائیسویں رات میں ہی ہے.

صحیح یہی ہے کہ یہ رات منتقل ہوتی رہتی ہے اور باقی طاق راتیں بھی اس میں شامل ہے کبھی ستائیسویں اور کبھی دوسری میں ہوگی، لیکن ستائیسویں رات کی امید زیادہ ہے.

اس بنا پر بالجزم یہ کہنا کہ لیلۃ القدر ہمیشہ ستائیسویں رات میں ہوتی ہے صحیح نہیں، اور نہ ہی ایسا اعتقاد رکھنا چاہیے، اور اگر اس رات میں لیلۃ القدر کی زیادہ امید رکھتے ہوئے اس رات زیادہ عبادت کرے اور زیادہ جدوجھد کرے تو ان شاء اللہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے.

لیکن اسے قرآن مجید ختم کرنے کے لیے مخصوص کر لینا ایسا عمل ہے جو نہیں کرنا چاہیے، تا کہ لوگ یہ اعتقاد نہ رکھنا شروع کر دیں اور بالجزم کہنے لگیں کہ یہی لیلۃ القدر ہے، اس کے متعلق تو ہمارے علم میں سلف سے کوئی دلیل نہیں.

رہا مٹھائی تقسیم کرنا تو ہمارے علم کے مطابق اس کی کوئی دلیل نہیں، ظاہر یہی ہوتا ہے کہ اسے ایک قسم کا تہوار بنا لیا گیا ہے، اس لیے اس کی تخصیص کرنا مشروع نہیں ہے، بلکہ عمدا اس رات میں یا پھر کسی اور رات میں ایسا کرنا مشروع نہیں، کیونکہ اسے کوئی فضیلت حاصل نہیں.

اور اگر مٹھائی تقسیم کرنے کا مقصد ان بچوں میں محبت و مودت اور ان کے ساتھ احسان کرنا ہے تو بھی اسے اس رات کے ساتھ مخصوص نہیں کرنا چاہیے، بلکہ جب بھی اس کی ضرورت ہو ایسا کرنا مشروع ہوگا.

واللہ اعلم .